حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ضروری ہدایات ہر احمدی عورت کے پڑھنے اور عمل کرنے کے لئے

ٹیلیفون نمبر ۱۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳	۱۸ ماہ صلح ۱۳۲۴ ہش	۳ صفر ۱۳۶۴ھ	۱۸ جنوری ۱۹۴۵ء	نمبر ۱۶

61

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۸ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو بند نزلہ اور کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں حضور نے آج بھی بعد نماز عصر درس قرآن دیا:

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے ۔۔۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ مکرم جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ جو عرصہ سے دہلی میں زیر علاج تھے آج بذریعہ تار ان کی وفات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔۔۔ مولوی محمد حسین صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب کو موضع کھانڈ ضلع فیروز پور بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ۔۔۔ ۲۸ جنوری بروز جمعرات بوقت ایک بجے بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج ہال میں مسٹر عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے "ضرورت مذہب" پر بزبان انگریزی ایک تحقیقی مقالہ پڑھینگے:

روزنامہ الفضل قادیان ۳ صفر ۱۳۶۴ھ

خواتین کے جلسہ سالانہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تقریر

احمدی خواتین کی تنظیم کے متعلق مرکزی لجنہ اماء اللہ کو ضروری ہدایات

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۴ء

مرتبہ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ **ماں کے قدموں کے نیچے جنت** ہے۔ یہ کتنا لطیف فقرہ ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماں کی کتنی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ عام طور پر لوگ اسکے یہ معنی کرتے ہیں۔ کہ ماں کی اطاعت اور فرمانبرداری میں جنت ملتی ہے۔ یہ بھی درست ہے۔ لیکن اس کے اصل معنے یہ ہیں۔ کہ درحقیقت قوم میں جنت تبھی آتی ہے جب مائیں اچھی ہوں اور اولاد کی صحیح تربیت کرنے والی ہوں۔ اگر مائیں اچھی نہ ہوں۔ اور اولاد کی صحیح تربیت نہ کریں۔ تو اولاد بھی کبھی اچھی نہیں ہوگی۔ اور جس قوم کی اولاد اچھی نہیں ہوگی۔ اس قوم میں جنت بھی نہیں آئیگی۔ پس درحقیقت قوم میں جنت ماؤں کے ذریعہ سے ہی آتی ہے۔ قوم کی مائیں جس رنگ میں بچوں کی تربیت کرینگی۔ اسی رنگ میں اس قوم کے کاموں کے نتائج بھی اچھے یا بُرے پیدا ہونگے۔ اگر مائیں بچوں کی صحیح تربیت کرینگی تو اس قوم کے کاموں کے نتائج اچھے پیدا ہونگے۔ اور وہ قوم اپنے مقصد میں کامیاب ہوگی۔ اور اگر مائیں بچوں کی صحیح تربیت نہیں کرینگی۔ تو اس قوم کے کاموں کے نتائج بھی اچھے پیدا نہیں ہونگے۔ اور وہ قوم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے

عورتوں کی تعلیم

پر خاص زور دیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ وعظ فرما رہے تھے کہ اگر کسی شخص کے ہاں تین لڑکیاں ہوں۔ اور وہ ان کو اچھی تعلیم دلائے۔ اور اچھی تربیت کرے۔ تو وہ شخص جنت کا مستحق ہو جائیگا۔ ایک صحابی نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ اگر کسی کے ہاں تین لڑکیاں نہ ہوں۔ بلکہ دو ہوں۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ اگر کسی کے دو لڑکیاں ہوں۔ اور وہ ان کو اچھی تعلیم دلائے اور اچھی تربیت کرے۔ تو وہ بھی جنت کا مستحق ہو جائیگا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ اگر کسی کے ہاں ایک ہی لڑکی ہو۔ اور وہ اسکو اچھی تعلیم دلائے۔ اور اچھی تربیت کرے۔ تو وہ بھی جنت کا مستحق ہو جائیگا۔

اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو تعلیم دلانے کی کتنی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ **عورتوں کی تعلیم و تربیت کے بغیر** کام نہیں چل سکتا۔ مجھے خدا تعالےٰ نے الہاماً فرمایا ہے۔ کہ اگر پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائیگی گویا خدا تعالےٰ نے اسلام کی ترقی کو تمہاری اصلاح کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ جب تک تم اپنی اصلاح نہ کر لو۔ ہمارے مبلغ خواہ کچھ بھی کریں۔ کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا حقیقت یہی ہے کہ جب تک دُنیا پر یہ ظاہر نہ کر دیا جائے۔ کہ اسلام نے عورت کو وہ درجہ دیا ہے۔ اور عورتوں کو ایسے اعلےٰ مقام پر کھڑا کیا ہے کہ دنیا کی کوئی قوم اس میں اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس وقت تک ہم غیروں کو اسلام کی طرف لانے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ایک غیر مذہب کا آدمی قرآن مجید کا مطالعہ اور اس پر غور اور اس پر عمل تو تب کریگا جب وہ مسلمان ہو جائیگا۔ مسلمان ہونے سے پہلے تو وہ **ہمارے عمل اور ہمارے نمونہ سے** ہی اسلام کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے۔ پس عورتوں کی اصلاح نہایت ضروری ہے۔ قادیان میں تو اس کام کے لئے ہر قسم کی جدوجہد ہو رہی ہے۔ یہاں تعلیم کا انتظام بھی موجود ہے۔ لڑکیوں کے لئے مدرسہ اور دینیات کا کالج بھی ہے۔ مگر جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ اور جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ یہ کام ہمارے بس کا نہیں۔ بلکہ یہ کام تمہارے ہی ہاتھوں سے ہو سکتا ہے۔ جب تک تم ہماری مدد نہ کرو۔ اور ہمارے ساتھ تعاون نہ کرو۔ اور جب تک تم اپنی زندگیوں کو اسلام کے فائدہ کے لئے نہ لگاؤ گی۔ اس وقت تک ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کے دو حصے کر کے اسکے اندر الگ الگ جذبات پیدا کئے ہیں۔ عورت مرد کے جذبات کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتی۔ اور مرد عورت کے جذبات کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتا پس چونکہ ہم ایک دوسرے کے جذبات پہچاننے سے قاصر ہیں۔ اس لئے مردوں کی صحیح تربیت مرد ہی کر سکتے ہیں۔ اور عورتوں کی صحیح تربیت عورتیں ہی کر سکتی ہیں۔ ہم **عورتوں کے خیالات کی صحیح ترجمانی** نہیں کر سکتے۔ ہمارے دلوں میں تو مردوں والے جذبات ہیں۔ عورتوں کے دکھ اور ان کی ضروریات عورتیں ہی سمجھ سکتی ہیں۔ اور وہی ان کے شکوک کا ازالہ اور ان کی مشکلات کا حل اور انکی صحیح اصلاح کر سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کے لئے وہی مذہب مفید ہو سکتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہو۔ اگر انسان مذہب بنائیگا۔ اور اس مذہب کا بنانے والا مرد ہوگا۔ تو وہ صرف مردوں کے جذبات اور مردوں کے خیالات کو ہی ملحوظ رکھیگا وہ عورتوں کے جذبات اور عورتوں کے خیالات کی صحیح ترجمانی نہیں کر سکیگا۔ اور اگر اس مذہب کو بنانے والی عورت ہوگی۔ تو وہ صرف عورتوں کے جذبات اور عورتوں کے خیالات کو ملحوظ رکھ سکے گی۔ اور مردوں کے جذبات اور مردوں کے خیالات کی صحیح ترجمانی نہیں کر سکیگی۔ پس اس خلیج کو جو مرد اور عورت کے درمیان حائل ہے اگر کوئی وجود پاٹ سکتا ہے۔ تو وہ خدا تعالےٰ

ایڈیٹر: غلام نبی

بہ اہتمام عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور [illegible] شائع کیا

بھی ہے۔ اور وہی مذہب ساری دنیا کیلئے مفید ہوسکتا ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہو۔ خدا تعالیٰ ہی ہے جس نے مردوں کو بھی پیدا کیا ہے اور عورتوں کو بھی۔ اور جو عورتوں کی کمزوریوں سے بھی واقف ہے۔ اور مردوں کی کمزوریوں سے بھی واقف ہے۔ جو عورتوں کی خوبیوں سے بھی واقف ہے اور مردوں کی خوبیوں سے بھی واقف ہے۔ جو عورتوں کی قابلیت سے بھی واقف ہے۔ اور مردوں کی قابلیت سے بھی واقف ہے۔ جو عورتوں کے جذبات کو بھی سمجھتا ہے۔ اور مردوں کے جذبات کو بھی جانتا ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔

مرج البحرین یلتقین۔ بینھما برزخ لا یبغیان۔ کہ اس دنیا میں دو دریا پاس پاس اور اکٹھے بہتے ہیں۔ مگر باوجود پاس پاس اور اکٹھے بہنے کے وہ آپس میں ملتے نہیں۔

یہ دو دریا مرد اور عورت ہی ہیں

جو ایک دوسرے کے پاس پاس رہتے ہیں اور ایک دوسرے سے ان کو محبت اور پیار بھی ہوتا ہے۔ بہن بھائی سے محبت کرتی ہے۔ اور بھائی بہن سے محبت کرتا ہے۔ خاوند بیوی سے محبت کرتا ہے اور بیوی خاوند سے محبت کرتی ہے یہانتک کہ وہ ایک دوسرے کی خاطر بعض دفعہ اپنی جانیں بھی قربان کر دیتے ہیں۔ لیکن پھر بھی عورت عورت ہی ہے۔ اور مرد مرد ہی ہے۔ ان دونوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے اور یہ ایک دوسرے سے مل نہیں سکتے۔ سوائے اسکے کہ خدا تعالیٰ میں ہو کر آپس میں ملجائیں وہی ایک رشتہ ہے جو ایک دوسرے کو آپس میں ملاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسلئے مجھے کہا ہے۔ کہ عورتوں کی اصلاح کرو کیونکہ میں امام ہوں لیکن جیساکہ میں نے بتایا ہے یہ کام تمہاری مدد کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ تم ہی ہو جو یہ کام کرسکتی ہو۔ تم ہی ہو جو اسلام کی ترقی کی داغ بیل ڈال سکتی ہو۔ یہ کام صرف تمہارے ذریعہ سے ہی ہوسکتا ہے۔ اور تمہاری مدد اور تعاون کے بغیر اس کام میں کامیاب ہونا ممکن نہیں۔ پس میں یہ

اللہ تعالیٰ کا پیغام

تم تک پہنچاتا ہوں۔ کہ اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائیگی۔ پس جو عورتیں اسلام کا درد رکھتی ہیں۔ اور اسلام کی ترقی چاہتی ہیں اور اپنے اندر اخلاص رکھتی ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ عورتوں کی اصلاح کیلئے کھڑی ہوں۔ میں نے عورتوں کی اصلاح کے لئے

لجنہ اماء اللہ

قائم کی ہوئی ہے۔ لجنہ کو چاہئیے کہ وہ اپنی تنظیم کو مکمل کرے۔ اور عورتوں کی اصلاح اور ان کی تربیت اور ان کے اخلاق کی درستی کی کوشش کرے۔ اور عورتوں کی اصلاح اور تربیت کے لئے جن سامانوں کی ضرورت ہے وہ سامان مہیا کرے۔ قادیان میں تو لجنہ اماء اللہ دیر سے قائم ہے۔ باقی سارے ہندوستان میں چالیس پچاس لجنائیں ہیں حالانکہ اس کے مقابل مردوں کی آٹھ سو سے اوپر انجمنیں ہیں۔ جہاں مردوں کی آٹھ سو سے اوپر انجمنیں ہیں وہاں عورتوں کی چالیس پچاس لجنائوں کے معنے یہ ہیں کہ ابھی تک

عورتوں کا بیسواں حصہ

بھی منظم نہیں ہوا۔ کام کا سوال تو دوسری چیز ہے۔ پہلا کام تو یہی ہوتا ہے کہ تنظیم مکمل کی جائے۔ جب تک تنظیم کے سامان ہی پیدا نہ ہوں۔ اسوقت تک آگے کام کس طرح ہو سکتا ہے۔ پس آج میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ جتنی عورتیں یہاں جلسہ پر آئی ہوئی ہیں۔ اگر ان کے ہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں ہے۔ تو وہ یہاں سے واپس جاکر

لجنہ اماء اللہ قائم کریں

اور اگر وہاں لجنہ اماء اللہ قائم کرنے کے سامان نہ ہوں مثلاً وہاں کوئی پڑھی لکھی عورت نہ ہو جو کام کرسکے تو وہ مرکزی لجنہ اماء اللہ سے مکاتبت کرتی جائیں اور ہدایات لے لیں اور اپنا نام و پتہ وغیرہ ان کو لکھاتی جائیں کہ ان کے ہاں لجنہ کے قیام کا سامان کیا جائے اگر ہم عورتوں کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ تو سب سے پہلے ضروری ہے۔ کہ جہاں ایک سے زیادہ عورتیں ہوں۔ وہاں لجنہ اماء اللہ قائم کی جائے۔ لجنہ کے معنے ہیں۔ کمیٹی۔ اردو میں جس کو کمیٹی کہتے ہیں۔ عربی میں اس کا نام لجنہ ہے۔ پس ہر احمدیہ جماعت میں

مستورات کی ایک کمیٹی

ہو۔ جہاں پڑھی لکھی عورتیں موجود ہوں۔ وہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے خط و کتابت کرکے قواعد وغیرہ منگوالیں اور اپنے ہاں کی عورتوں کو جمع کرکے ان کو وہ قواعد وغیرہ سنائیں اور لجنہ قائم کریں۔ اور جہاں پڑھی لکھی عورتیں موجود نہ ہوں وہ کسی مرد سے خط لکھوالیں اور مرکزی لجنہ کو اطلاع دیں اور اپنی ضروریات ان کے سامنے بیان کریں۔ اور اگر وہ عورتیں یہاں جلسہ پر آئی ہوئی ہوں۔ تو وہ خود لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی کارکنوں سے مل کر اپنی ضرورتیں ان کے سامنے بیان کریں۔ تاکہ مرکزی لجنہ ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے مسئلہ کو حل کرسکے اور ہر جماعت میں لجنہ قائم ہوسکے۔ پس جب تک تمام عورتوں تک آواز نہ پہنچائی جاسکے اسوقت تک کام نہیں ہوسکتا اور آواز پہنچانے کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ

تمام عورتوں کو منظم کیا جائے

اور ہر گاؤں اور ہر قصبہ اور ہر شہر میں لجنائیں قائم کی جائیں۔ اس وقت ہندوستان سے باہر بھی بعض جگہوں پر لجنائیں قائم ہیں۔ لیکن نہ تو ہندوستان کے اندر پوری طرح کام ہو رہا ہے۔ اور نہ باہر ہی کام ہو رہا ہے۔ پس میں جماعت کی خواتین کو خصوصیت کے ساتھ یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ یہاں سے یہ پختہ ارادہ کرکے جائیں۔ کہ اپنے شہر اور اپنے گاؤں میں لجنہ قائم کئے بغیر وہ دم نہیں لینگی۔ اور اگر ان کے ہاں پڑھی لکھی عورتیں نہ ہوں۔ اور خط و کتابت کرنے میں دقت ہو تو وہ کسی مرد سے خط لکھوالیں اور لجنہ مرکزیہ کو اطلاع دیں اور اپنی ضروریات ان کے سامنے بیان کریں۔ یا مجھے خط لکھوادیں۔ میں ان کی ضروریات پورا کرنے کا انتظام کرادونگا میرا منشا ہے کہ

مبلغین کے سپرد

بھی یہ کام کیا جائے۔ کہ جہاں جہاں وہ جائیں وہاں لجنہ اماء اللہ ضرور قائم کریں اور اس سال کے اندر اندر ہر گاؤں۔ ہر قصبہ اور ہر شہر میں یہ کام ہو جائے [illegible] وقت گاؤں تو الگ رہے کئی شہروں میں بھی ابھی لجنائیں قائم نہیں پس اس سال اس کے لئے پوری پوری کوشش ہونی چاہئیے کہ ۱۹۴۵ء کے اندر اندر

ہر جماعت میں عورتوں کی تنظیم

اور لجنہ کا قیام ہو جائے۔ تاکہ اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو دوسرے سال ہم عورتوں کی اصلاح اور تربیت کی طرف قدم اٹھا سکیں

لاش کی بےحرمتی کے متعلق میسور ہائی کورٹ کا فیصلہ اور حکومت پنجاب

کچھ عرصہ ہوا شیموگہ ریاست میسور میں ایک احمدی عبدالرزاق صاحب کی اہلیہ صاحبہ کے فوت ہونے پر کچھ مسلمان کہلانے والوں نے فتنہ برپا کیا۔ اور قبرستان کے قریب جمع ہو کر میت کی تدفین میں مزاحمت کرنے لگے۔ مگر مقامی حکام نے حالات پر قابو پاکر میت کو دفن کروادیا۔ اور فتنہ پرداز لوگ اپنی شرارت میں ناکام رہے۔ اس کے بعد عبدالرزاق صاحب نے حکیم محمد غوث وغیرہ پانچ سرکردہ لوگوں پر جو میت کے دفن کرنے میں مزاحمت کرنے والوں کے سرغنہ تھے سیکنڈ کلاس کورٹ میں مقدمہ دائر کردیا۔ اور عدالت نے پانچوں ملزموں کو مجرم قرار دیتے ہوئے ایک ایک ماہ قید کی سزا دی۔ جسے حال میں ہائیکورٹ میسور نے بھی قائم رکھا ہے۔

اس کے مقابلہ میں گورنمنٹ پنجاب کا رویہ دیکھئے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں ایک احمدی خاتون کی لاش کو ضلع کے ذمہ وار حکام کی موجودگی میں بہتر گھنٹے تک فتنہ پردازوں نے دفن ہونے سے روکے رکھا۔ اور حکام کے احکام کو ماننے سے کھلم کھلا انکار کرتے رہے۔ آخر حکام نے بزور میت کو دفن کرایا۔ لیکن چند دن کے بعد قانون شکنوں نے قبر کو اکھیڑ کر اور میت کے تابوت کو توڑ کر لاش کو آگ لگادی۔ مگر اس قدر شرمناک ظلم اور تشدد کے باوجود حکام نے اس وقت تک کوئی ایسی کارروائی نہیں کی۔ جس سے ان کی فرض شناسی کا کچھ بھی ثبوت ملتا۔ گویا میسور میں تو صرف لاش کی تدفین میں مزاحمت کرنے والوں کو مجرم قرار دے کر سزا دی گئی۔ مگر پنجاب میں لاش کو قبر اکھیڑ کر آگ لگادینے والوں کو کسی نے پوچھا تک نہیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھی مَیں ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے دفتر کو مضبوط کرے۔ اور اپنے کام کی اہمیت کو سمجھے۔ اس وقت تک

قادیان کی لجنہ اماء اللہ

کو ہی لجنہ مرکزیہ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیئے۔ کہ قادیان کی لجنہ دوسرے شہروں کی لجناؤں کی طرح الگ ہو۔ اور لجنہ مرکزیہ الگ ہو۔ پھر لجنہ مرکزیہ چھ سات مختلف کاموں کے لئے مختلف سیکرٹری مقرر کرے۔ اور ان کے الگ الگ دفاتر بنا کر جن جماعتوں کا انہیں پتہ ہو۔ ان کے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور جن جماعتوں کا انہیں علم نہ ہو۔ ان کا پتہ صدر انجمن احمدیہ کے دفتر سے لے لیں۔ اور پھر وہاں کے مرد سیکرٹری سے خط و کتابت کر کے وہاں کی عورتوں کے متعلق دریافت کر لیں۔ اور پھر وہاں پر لجنہ قائم کرنے کی کوشش کریں۔ پس ایک طرف تو میں

ہر عورت کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ یہاں سے وہ اس ارادہ کے ساتھ اپنے وطن واپس جائے۔ کہ وہاں جا کر ضرور لجنہ اماء اللہ قائم کرے گی۔ اور دوسری طرف میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو اسکی ذمہ واری کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ اس سال کے اندر اندر ہندوستان کے ہر شہر ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں ضرور لجنہ اماء اللہ قائم کر دیگی۔ اور نہ صرف ہندوستان میں بلکہ

ہندوستان سے باہر بھی

لجنائیں قائم کرنے کی کوشش کرے گی۔ میں دونوں کو اس لئے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ بعض دفعہ افراد سستی کر جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ مرکز سستی کر جاتا ہے۔ اس لئے میں نے دونو کو توجہ دلا دی ہے۔ کہ اگر مرکز سستی کریگا۔ تو افراد اس سستی کو دور کرنے کی طرف مرکز کو توجہ دلا سکیں گے اور اگر افراد سستی کرینگے۔ تو مرکز ان کی اصلاح کی کوشش کریگا۔ اس وقت تک مرکزی لجنہ کا قصور ہے۔ اور ان کی غلطی ہے۔ کہ ابھی تک انہوں نے اپنے دفتر کو منظم نہیں کیا۔ بڑے کام بغیر کسی عملہ کے نہیں ہو سکتے۔ میں نے کئی دفعہ لجنہ کی عورتوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ دفتر میں ایسی

مستقل کارکن عورتیں

مقرر کریں۔ جو پورا وقت دفتر میں کام کریں۔ آخر عورتیں مدرسوں میں پڑھاتی ہیں۔ ڈاکٹری کرتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مستقل طور پر کام کرنے والی عورتیں دفتر کو نہ مل سکیں۔ پس میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایسی عورتیں مل سکتی ہیں۔ جو مناسب گزارہ پر کلرک یا سیکرٹری کے طور پر باقاعدہ دفتر میں کام کریں۔ اور باہر کی لجنات سے خط و کتابت کریں۔ اس وقت یہ کام ایسی عورتوں کے سپرد ہے۔ جن کو کبھی فرصت ہوتی ہے۔ اور کبھی نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اس رنگ میں کام نہیں کر سکتیں۔ جس رنگ میں کہ ہونا چاہیئے۔ میں نے خدام کو بھی شروع شروع میں نصیحت کی تھی۔ کہ اپنے دفتر میں مستقل کارکن رکھو۔ اور اس بات کی پروا نہ کرو۔ کہ ایسے کارکنوں کو گزارے کے لئے کچھ رقم دینی پڑے گی۔ کیونکہ جب تک تم مستقل کارکن نہیں رکھو گے۔ اس وقت تک تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ خدام نے ایسے کارکن رکھے۔ اور بہت حد تک ہندوستان میں ان کی تنظیم ہو چکی ہے۔ اسی طرح لجنہ بھی جب تک مستقل کارکن دفتر میں مقرر نہیں کرے گی۔ اس وقت تک وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ بغیر مستقل طور پر کام کرنے والی عورتوں کے وہ اس کام میں کامیاب ہو سکیں گی شائد عورتیں آج سے پانچ سال پہلے منظم ہو جاتیں اگر مرکزی دفتر میں مستقل طور پر کام کرنے والی کلرک عورتیں مقرر ہوتیں۔ جو باقاعدہ باہر کی عورتوں سے خط و کتابت کرتیں۔ پس میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ

جنوری ۱۹۴۵ء میں

وہ اپنے کام کی سکیم مرتب کر لیں۔ اور ایسی کلرک عورتیں اپنے دفتر میں مقرر کریں۔ جن کا یہ کام ہو۔ کہ وہ ہر روز بیرونجات کی عورتوں سے خط و کتابت کریں۔ اور جہاں کے پتے انکو معلوم نہ ہوں۔ صدر انجمن کے ذریعہ سے وہاں کے مرد سیکرٹریوں کے پتے دریافت کر کے ان کو خط لکھ کر وہاں کی عورتوں کے متعلق دریافت کر لیں۔ اور پھر ان عورتوں سے خط و کتابت کر کے وہاں لجنہ قائم کریں۔ اس طرح جب ہر جگہ لجنہ اماء اللہ قائم ہو جائیگی۔ تو ان کی ضرورتوں کا لجنہ مرکزیہ کو علم ہوتا رہیگا۔ اور ان کی اصلاح اور تربیت کیطرف توجہ ہو سکیگی۔ اگر کسی جگہ قرآن مجید جاننے والی کوئی عورت نہ ہوگی۔ تو وہاں کی عورتیں لجنہ مرکزیہ کو لکھیں گی۔ کہ ہمارے لئے استانی مقرر کرو۔ جو ہمیں قرآن شریف پڑھائے۔ اگر کسی جگہ اردو جاننے والی کوئی عورت نہیں ہوگی تو وہاں کی عورتیں لجنہ مرکزیہ کو لکھیں گی۔ کہ کسی استانی کا انتظام کیا جائے۔ جو ہمیں اردو پڑھائے۔ تاکہ ہم سلسلہ کے اخبار اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ سکیں۔ تو وہاں کی لجنہ۔ مرکزی لجنہ سے خط و کتابت کر کے اپنی ضرورتیں ان کے سامنے بیان کرے گی۔ اور لجنہ مرکزیہ کا کام ہوگا۔ کہ ان کی اس قسم کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ پس جب تک عورتوں کی تربیت کے مسئلہ کو حل نہیں کیا جائیگا۔ اس وقت تک کام نہیں بن سکتا۔

عورت نہائت قیمتی ہیرا ہے

لیکن اگر اس کی تربیت نہ ہو۔ تو اسکی قیمت کچے شیشہ کے برابر بھی نہیں۔ کیونکہ شیشہ تو پھر بھی کسی نہ کسی کام آ سکتا ہے۔ لیکن اس عورت کی کوئی قیمت نہیں جس کی تعلیم و تربیت اچھی نہ ہو۔ اور وہ دین کے کسی کام نہ آ سکے۔ پس جب تک افراد کی درستی نہ ہو۔ اس وقت تک قوم کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قوم افراد کے مجموعہ کا نام ہے۔ پس لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بہت بڑا کام کرنا ہے۔ جو یہ ہے کہ جماعت کی تمام عورتوں کو اس قابل بنا دیا جائے۔ کہ وہ دین کی باتوں کو پڑھ کر ان پر غور کر سکیں۔ اور انکو سمجھ سکیں۔ جب دینی باتوں کی تفصیلات پر غور کرنے کا مادہ ان کے اندر پیدا ہو جائے گا۔ اس کے بعد پھر یہ امید ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھ سکیں۔ اور

دین کے لئے مفید کام

کر سکیں۔ جس طرح انسان کا ہاتھ ہی ہوتا ہے جو سارے کام کرتا ہے۔ لیکن بندھا ہوا یا زخمی ہاتھ کیا کام کر سکتا ہے۔ اسی طرح عورتیں بے شک قیمتی اور مفید وجود ہیں۔ جو بہت کام کر سکتی ہیں۔ لیکن پہلے انکو مفید اور کام دینے کے قابل بنانا پڑے گا۔ اور جس طرح پہلے ہیرے کو تراشا جاتا ہے۔ اور پھر وہ مفید اور زینت کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کی بھی اصلاح کرنی پڑے گی۔ پھر وہ دین کے لئے مفید ہو سکیں گی پس لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ابھی

بہت لمبی منزل

طے کرنی ہے۔ اور بہت بڑا کام اسکے سامنے ہے۔ جس کے لئے رات اور دن قربانی کی ضرورت ہے۔ اور ایسی عورتوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کریں۔ جس طرح مردوں نے اپنے آپکو وقف کیا ہے۔ پس میں لجنہ مرکزیہ کو

ایک مہینہ کی مہلت

دیتا ہوں۔ کہ اس مہینہ کے اندر اندر یعنی جنوری ۴۵ء ختم ہونے سے پہلے وہ اپنے دفتر کو منظم کر لیں۔ دفتر کے لئے زمین بھی خرید کی جا چکی ہے۔ جو

ام طاہر مرحومہ رضی اللہ عنہا

کی یادگار ہے۔ اسکی قیمت قرض لیکر ادا کر دی تھی۔ یہ جگہ دارالانوار کو جاتے ہوئے پریس کے قریب ہے۔ جہاں سڑک کا موڑ ہے۔ وہاں لجنہ کے دفاتر اچھی طرح بن سکتے ہیں۔ یہ جگہ خالص احمدی علاقہ میں ہے۔ جہاں عورتوں کو جمع ہونے میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ اور پھر صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر بھی وہاں سے قریب ہیں۔ جہاں سے ضرورت کے موقعہ پر ہر قسم کی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ جنگ کی وجہ سے پیدا شدہ مشکلات کی وجہ سے ہم فی الحال وہاں پر عمارت تو نہیں بنا سکتے۔ زمین وقت پر

ملک عمر علی صاحب

سے خرید لی گئی تھی۔ جو اس وقت ملک صاحب نے سلسلہ کی خاطر قربانی کر کے چار ہزار روپیہ میں دے دی تھی۔ جو اس وقت کی قیمتوں کے لحاظ سے بھی سستی تھی۔ اگر وہ اس سے زیادہ قیمت کا مطالبہ کرتے۔ تو انکا حق تھا۔ میں نے ام طاہر مرحومہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ کہ تم ملک صاحب سے کہو۔ کہ سلسلہ کے لئے اس زمین کی ضرورت ہے۔ بغیر کسی نفع کے یہ زمین وہ سلسلہ کے لئے دیدیں چنانچہ انہوں نے بغیر کسی نفع لئے کے دے دی حالانکہ اس وقت بھی اسکی قیمت اس رقم سے زیادہ تھی۔ جو انہوں نے لی۔ اور اب تو موجودہ قیمتوں کے لحاظ سے وہ پچیس تیس ہزار روپیہ کی ہے۔ اگر جنگ کے بعد وہاں عمارت بنائی جائے تو میرا اندازہ ہے۔ کہ

تیس ۳۰ چالیس ۴۰ ہزار روپیہ

عمارت پر خرچ آئیگا۔ جس میں کچھ کمرے دفاتر کے لئے مخصوص ہوں تقریروں وغیرہ کے لئے ایک ہال ہو۔ جس میں ہزار ڈیڑھ ہزار عورتیں جمع ہو کر اپنے اجلاس وغیرہ کر سکیں۔ کچھ کمرے بطور مدرسہ کے ہوں۔ کچھ کوارٹر بن جائیں تاکہ دفاتر وغیرہ میں کام کرنیوالیاں وہاں رہ سکیں۔ ایک لائبریری بھی ہو۔

ان سب کاموں کے لئے کم ازکم پندرہ بیس کمرے ہوں اور ایک ہال ہو۔ جس میں اجلاس وغیرہ ہوسکیں میرا اندازہ ہے۔ کہ غالباً تیس چالیس ہزار روپیہ اس عمارت پر خرچ آئیگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت کی مستورات کے لئے اس رقم کا جمع کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ میں نے دیکھا ہے۔ باوجود اس کے کہ گو

ہماری جماعت کی مستورات

دوسری مستورات سے تعلیم میں زیادہ نہیں ہیں۔ مگر ان کے اندر خدا کے فضل سے قربانی کی ایسی روح اور ایسا اخلاص پایا جاتا ہے۔ کہ چندہ کی جو تحریک بھی ان کے سامنے پیش کی جائے فوراً ہی وہ تحریک کامیاب ہو جاتی ہے آج سے بیس سال قبل میں نے

برلن میں مسجد

بنانے کے لئے جماعت کی عورتوں میں چندہ کی تحریک کی تو اس میں نمایاں کامیابی ہوئی۔ اور فوراً ہی ستر ہزار روپیہ عورتوں نے جمع کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں ہندوستان میں کسی قوم کی عورتیں بھی ایسی نہیں جن کے اندر قربانی کا ایسا مادہ پایا جاتا ہو۔ جیسا کہ ہماری جماعت کی عورتوں کے اندر پایا جاتا ہے۔ اگر ہندوستان کی چھوٹی سے چھوٹی قوم کے برابر بھی ہماری تعداد ہوتی تو آج خدا کے فضل سے ہمارے مرد تو مرد ہماری عورتیں دین کی خاطر اتنی رقم پیش کر دیتیں کہ یورپ کے مالدار ممالک کے لوگ بھی مذہب کی خاطر اتنی رقم پیش نہ کر سکتے اور نہیں کیا کرتے۔ اسوقت ہماری کل تعداد چار پانچ لاکھ ہے اور سکھوں کی تعداد جو ہندوستان میں سب سے چھوٹی اقلیت ہیں۔ چالیس لاکھ ہے۔ گویا ہم ان سے بھی آٹھواں دسواں حصہ ہیں۔ لیکن اگر ہماری تعداد سکھوں کے برابر بھی ہوتی۔ تو ہماری جماعت کی عورتیں مذہب کی خاطر اتنا چندہ جمع کر دیتیں کہ یورپ کی بڑی بڑی مالدار قومیں بھی مذہب کی خاطر اتنا چندہ جمع نہ کر سکتیں اور نہیں کیا کرتیں۔ پس قربانی کا مادہ تو ہماری جماعت کے اندر خدا تعالیٰ کے فضل سے پایا جاتا ہے۔ اور وہ ایمان بھی اسے حاصل ہے جو قربانی کرایا کرتا ہے۔ صرف ہماری طرف سے ہی کوشش میں کوتاہی ہوتی ہے پس یہ سوال تو پیدا ہی نہیں ہوتا کہ یہ روپیہ کہاں سے آئیگا۔ کیونکہ جب ہم خدا کے دین کی خاطر کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ کام ہو جائے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کُن اور وہ کام ہو جاتا ہے پس

روپیہ کی دقّت نہیں

روپیہ تو ہماری جماعت کی عورتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے آسانی سے ادا کر دینگی۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ لجنہ اماء اللہ کے مرکزی دفتر کو منظم کیا جائے۔ اور مستقل کام کرنے والی عورتیں دفتر میں رکھی جائیں۔ اور ہر جگہ کی عورتوں کے پتے دریافت کر کے ان کے ساتھ خط و کتابت کیجائے اور ہر جگہ لجنہ قائم کی جائے اور وہاں کی عورتوں کو منظم کیا جائے۔ اسکے بعد جس طرح مردوں کے دو اجتماع ہوتے ہیں۔ ایک یہ جلسہ سالانہ اور ایک مجلس شوریٰ۔ اسیطرح عورتیں بھی اس جلسہ کے علاوہ کسی اور موقعہ پر اپنا ایک دوسرا اجتماع کیا کریں اور ہندوستان کی

تمام لجنات کیطرف سے نمائندہ عورتیں

اس اجتماع میں شامل ہو کر اپنے کاموں پر غور کریں۔ اور ایسے قواعد مرتب کریں جن سے وہ مزید ترقی کر سکیں۔ لجنہ مرکزیہ کو چاہئے کہ اس موقعہ (جلسہ سالانہ) پر جو عورتیں باہر سے آئی ہوتی ہیں ان سے ملکر مشورہ کرے کہ وہ اجتماع کس موقعہ پر رکھا جائے۔ اگر

وہ اجتماع مجلس شوریٰ کے موقعہ پر

رکھ لیا جائے اور تمام لجنات کی مختلف کاموں کی سکرٹریوں کو اس موقعہ پر بلا لیا جائے تو شاید میں بھی اس موقعہ پر وقت نکال کر انہیں ہدایات دے سکوں کہ وہ کس طرح اپنے کام کو منظم بنا سکتی ہیں۔ جب وہ منظم ہو جائینگی تو پھر انکی اصلاح کیلئے اگلا قدم یہ اٹھایا جائیگا کہ ہر ایک عورت اپنی مروجہ زبان میں لکھنا پڑھنا سیکھے۔ درحقیقت جس قوم کو اپنی زبان میں لکھنا اور پڑھنا آجائے اسکے لئے باقی سارے علوم حاصل کرنا آسان ہو جاتا ہے جس کو ہم منطق یا لاجک کہتے ہیں۔ یہ وہی چیز ہے جو ہر مرد اور ہر عورت روزمرہ کی بول چال میں استعمال کرتے ہیں۔ جب تم کسی کی بیوقوفی پر ہنستی ہو تو اسکی یہی وجہ ہوتی ہے۔ اور دوسرے لفظوں میں اسکے یہی معنے ہوتے ہیں کہ تم اس کی بات کو غیر منطقی یا ان لاجیکل سمجھتی ہو۔ جب تم کسی بات پر کہتی ہو کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی یا یہ بات خلاف عقل ہے تو اسی کا نام غیر منطقی یا ان لاجیکل رکھ کر تمہیں ڈرایا جاتا ہے۔ ورنہ وہ کوئی اور علم نہیں جو مردوں کو آتا ہے۔ اور تمہیں نہیں آتا۔ بلکہ یہ وہی چیز ہے۔ جو تم روزمرہ کی بول چال میں استعمال کرتی ہو۔ اسی قسم کی ہزارہا باتیں ایسی ہیں جن کا نام تم غیر زبان میں سنکر حیران اور مرعوب ہو جاتی ہو۔ ورنہ وہ کوئی اور چیز نہیں ہوتی۔ وہی چیز ہوتی ہے۔ جو تمہاری عام بول چال میں پائی جاتی ہے۔ پس اگر تم اپنی اردو زبان میں لکھنا اور پڑھنا سیکھ لو تو ان تمام باتوں کو تم آسانی سے سمجھ سکتی ہو۔ اور ہر علم سے فائدہ اٹھا سکتی ہو۔ اور آج جن علوم کے بڑے بڑے نام رکھ کر تمہیں مرعوب کیا جاتا ہے۔ اردو جان لینے پر ان تمام باتوں کا سمجھنا تمہارے لئے بالکل معمولی معلوم ہوگا۔ پس

لجنہ اماء اللہ کا پہلا قدم

یہ ہونا چاہئے۔ کہ جب ان کی تنظیم ہو جائے تو جماعت کی تمام عورتوں کو لکھنا اور پڑھنا سکھا دے پھر

دوسرا قدم

یہ ہونا چاہئے کہ نماز، روزہ اور شریعت کے دوسرے موٹے موٹے احکام کے متعلق آسان اردو زبان میں مسائل لکھ کر تمام عورتوں کو سکھا دیئے جائیں۔ اور پھر

تیسرا قدم

یہ ہونا چاہئے۔ کہ ہر ایک عورت کو نماز کا ترجمہ یاد ہو جائے تاکہ ان کی نماز طوطے کی طرح نہ ہو کہ وہ نماز پڑھ رہی ہوں۔ مگر ان کو یہ علم ہی نہ ہو کہ وہ نماز میں کیا کہہ رہی ہیں۔ اور

آخری اور اصل قدم

یہ ہونا چاہئے۔ کہ تمام عورتوں کو باترجمہ قرآن مجید آجائے اور چند سالوں کے بعد ہماری جماعت میں سے کوئی عورت ایسی نہ نکلے جو قرآن مجید کا ترجمہ نہ جانتی ہو۔ اس وقت شاید ہزار میں سے ایک عورت بھی نہیں ہوگی جس کو قرآن مجید کا ترجمہ آتا ہو۔ میری حیثیت استاد کی ہے۔ اس لئے کوئی ہرج نہیں اگر میں تم سے یہ پوچھ لوں کہ جو عورتیں قرآن مجید کا ترجمہ جانتی ہیں۔ وہ کھڑی ہو جائیں اور جن کو ترجمہ نہیں آتا وہ بیٹھی رہیں۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم میں سے کتنی عورتیں ایسی ہیں جو قرآن مجید کا ترجمہ جانتی ہیں۔ اس لئے جو ترجمہ جانتی ہیں وہ کھڑی ہو جائیں (حضور کے ارشاد پر بہت سی عورتیں کھڑی ہو گئیں جن کو دیکھ کر حضور نے فرمایا)

بہت خوشکن بات

ہے کہ میرے اندازہ سے بہت زیادہ عورتیں کھڑی ہیں۔ الحمد للہ۔ اب بیٹھ جاؤ۔ میرے لئے یہ خوشی

عید کی خوشی سے بھی زیادہ

ہے۔ میرا اندازہ تھا کہ جتنی عورتیں کھڑی ہوئی ہیں اس کے دسویں حصہ سے بھی کم عورتیں ہونگی جو قرآن مجید کا ترجمہ جانتی ہوں۔ مگر خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ میرے اندازہ سے بہت زیادہ عورتیں کھڑی ہوئی ہیں۔ مگر میرے لئے یہ تسلی کا موجب نہیں میرے لئے تسلی کا موجب تو یہ بات ہوگی جب تم میں سے ہر ایک عورت قرآن مجید کا ترجمہ جانتی ہوگی اور مجھے خوشی اسوقت ہوگی جب تم میں سے ہر ایک عورت صرف ترجمہ ہی نہ جانتی ہو۔ بلکہ قرآن مجید کو سمجھتی بھی ہو۔ اور مجھے

حقیقی خوشی

اس وقت ہوگی جب تم میں سے ہر ایک عورت دوسروں کو قرآن مجید سمجھا سکتی ہو۔ اور پھر اس سے بھی زیادہ خوشی کا دن تو وہ ہوگا۔ جسدن خدا تعالیٰ تمہارے متعلق یہ گواہی دیگا کہ تم نے قرآن مجید کو سمجھ لیا ہے اور اس پر عمل بھی کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس تقریر سے میری جو غرض تھی وہ پوری ہو چکی ہے۔ پرسوں سے نزلہ میرے گلے میں گر رہا ہے جس کی وجہ سے آواز بیٹھی جا رہی ہے۔ ابھی میں نے باہر جا کر مردوں میں لمبی تقریر کرنی ہے جو یہاں بھی آپ سن لینگی۔ اس لئے اب میں اسی پر بس کرتا ہوں۔ اور جو باتیں میں نے بیان کی ہیں انہیں پھر دہرا دیتا ہوں۔ کہ (۱) آپ میں سے ہر خاتون یہاں سے اس ارادہ کے ساتھ اپنے وطن واپس جائے کہ جاتے ہی اپنے ہاں لجنہ قائم کریگی (۲) اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ایک ماہ کے اندر اندر منظم ہو جائے اور ایسی کوشش اور محنت کے ساتھ کام کرے کہ اس سال کم ازکم تمام عورتوں کی تنظیم ہو جائے اور تمام ممالک میں بالخصوص ہندوستان میں ہر گاؤں ہر قصبہ اور ہر شہر میں لجنہ اماء اللہ قائم ہو جائے۔ اس کے بعد میں یہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ گذشتہ دنوں میں نے جو

قرآن مجید کے سات زبانوں میں تراجم کی تحریک

کی تھی اس میں سے ایک زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ اور اس کی اشاعت کا خرچ اور کسی ایک اسلامی کتاب کا ایک زبان میں ترجمہ اور اس کی اشاعت کا خرچ۔ یعنی اٹھائیس ہزار روپیہ میں نے عورتوں کے ذمہ لگایا تھا اور میں نے کہا تھا۔ کہ جرمن زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرانے اور جرمن زبان میں اسکے چھپوانے کا خرچ، اور جرمن زبان میں کسی ایک اسلامی کتاب کا ترجمہ کرانے

اور جرمن زبان میں اس کے چھپوانے کا خرچ جس کے لئے اٹھائیس ہزار روپیہ کا اندازہ ہے۔ یہ رقم جماعت کی عورتیں مل کر ادا کریں۔ چنانچہ ہماری جماعت کی عورتوں نے اپنی قدیم روائتوں کو قائم رکھا ہے۔ اور اس وقت تک

چونتیس ہزار روپے کے وعدے

ہو چکے ہیں۔ گو خدا تعالےٰ کے فضل سے رقم پوری ہو چکی ہے۔ بلکہ جتنا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس سے زائد وعدے ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی جماعت کی عورتوں کا ایک حصہ باقی ہے۔ جنہوں نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ

ہر ایک عورت

اس میں شامل ہو۔ چاہے وہ ایک ادھی یا ایک پائی ہی دے۔ مگر اس نیکی میں شامل ہونے سے محروم نہ رہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ جن عورتوں نے ابھی تک حصہ نہیں لیا۔ وہ بھی ضرور حصہ لیں۔ اگر کوئی عورت ادھی دے سکتی ہے۔ تو وہ ادھی دیکر ہی اس نیکی میں شامل ہو جائے اگر کوئی عورت پائی دے سکتی ہے۔ تو وہ پائی دیکر ہی اس نیکی میں شامل ہو جائے۔ کیونکہ رقم کا سوال نہیں بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ جس وقت جرمن زبان میں یہ ترجمہ شائع ہوگا۔ تو ہر آدمی جو اس ترجمہ سے فائدہ اٹھائیگا۔ وہ ان عورتوں کو دعا دیگا۔ کہ ان پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔ جن کے ذریعہ یہ نعمت ہم تک پہنچی۔ اور جو شخص بھی اس ترجمہ کے ذریعہ مسلمان ہوگا اس کے ایمان لانے کی وجہ سے خدا تعالےٰ کی رحمتیں ان عورتوں پر نازل ہونگی۔ جنہوں نے اس ترجمہ میں حصہ لیا ہوگا۔ پس میں چاہتا ہوں۔ کہ تم میں سے کوئی عورت بھی اس ثواب سے محروم نہ رہے۔ اور تم میں سے کوئی عورت بھی ایسی نہ رہے۔ جو ان رحمتوں سے حصہ لینے والی نہ ہو۔ اگر وہ ایک کوڑی دینے کی ہی حیثیت رکھتی ہے۔ تو ایک کوڑی دیکر ہی اس میں شامل ہو جائے۔ اگر کسی کی حیثیت کوڑی دینے کی ہی ہے۔ تو خدا کے نزدیک اسکی

کوڑی ہی کروڑ روپیہ کے برابر

ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اس رقم کو نہیں دیکھتا۔ کہ وہ کتنی ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ اس اخلاص اور اس نیت کو دیکھتا ہے۔ جس اخلاص اور جس نیت کے ساتھ وہ دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ میں

ایک اور بات

کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ہماری گولڈ کوسٹ کی جماعت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اب وہاں ایک زنانہ سکول بھی جاری کیا جائے۔ جس کے لئے وہاں کے ایک احمدی نے پندرہ ہزار روپیہ کی زمین دے دی ہے۔ اور اب وہاں کی لجنہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ عورتیں چندہ جمع کر کے وہاں سکول بنائیں۔ مجھے وہاں سے چٹھی آئی ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کی احمدی بہنوں سے کہیں۔ کہ وہ بھی اس کام میں ہماری مدد کریں۔ چنانچہ میں نے اس کے متعلق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے بات کی ہے۔ اور انہوں نے چار ہزار روپیہ بھجوانے کا وعدہ کیا ہے۔ اس چار ہزار میں سے پندرہ سو کا وعدہ تو دہلی کی لجنہ اماء اللہ نے چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی معرفت کیا ہے۔ اور باقی رقم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مختلف لجناؤں پر ڈال دی ہے۔ جسکی اطلاع ہر ایک لجنہ کے پاس پہنچ جائیگی۔ بہت تھوڑی تھوڑی رقم لجنات کے ذمہ ڈالی گئی ہے جتی کہ بعض کے ذمہ تو صرف چار چار پانچ پانچ روپے ڈالے گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جب اسکی اطلاع ہر ایک لجنہ کے پاس پہنچیگی۔ تو اس چندہ میں بھی وہ ضرور حصہ لینگی۔ گو یہ

چار ہزار روپیہ کی رقم

اتنی تھوڑی ہے۔ کہ میں اگر چاہتا۔ تو قادیان سے ہی بھجوائی جا سکتی تھی۔ لیکن میں چاہتا ہوں۔ کہ ساری جماعت کے اندر قربانی کی روح اور بیداری پیدا کی جائے۔ اور اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہر ایک فرد کو دین کے کاموں میں شامل کیا جائے۔ اس لئے میں نے یہ رقم جماعت کی مستورات پر پھیلا دی ہے۔ ہر لجنہ کو اسکی اطلاع پہنچ جائیگی۔ جب ان کو یہ اطلاع ملے۔ تو ہر ایک عورت اس میں شامل ہو۔ تاکہ وہ ثواب سے محروم نہ رہے۔

گولڈ کوسٹ

مغربی افریقہ کے اس علاقہ میں ہے۔ جہاں ایسے لوگ بھی رہتے ہیں۔ جو ننگے پھرتے ہیں۔ اور کچی چیزیں کھاتے ہیں۔ اور درختوں کے نیچے رہتے ہیں۔ وہاں ہمارے مبلغ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا

عظیم الشان کام

کر رہے ہیں۔ کہ مردوں اور عورتوں کے لئے سکول اور بورڈنگ جاری ہیں۔ جس میں وہ لوگ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ننگے پھرنے والے کپڑے پہن رہے ہیں۔ درختوں کے نیچے رہنے والے مکان بنا رہے ہیں۔ اور حبشی قرآن مجید اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور اس طرح وہاں اسلام ترقی کر رہا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا وہاں گاڑا جا رہا ہے۔ اور ہمارے مبلغوں کے سامنے عیسائی مبلغ بھاگ رہے ہیں۔ پس اس چندہ میں جس سے اس ملک میں زنانہ سکول جاری کیا جائیگا۔ ہر ایک عورت ضرور حصہ لے۔ اور یہ سمجھ کر حصہ لے۔ کہ اس چندہ سے جو سکول بنیگا۔ اس کے ذریعہ سے ایسی جاہل عورتیں دین کی تعلیم حاصل کرینگی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام سے بھی واقف نہیں تھیں۔

ایک اور بات بھی میں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس سال

قادیان میں زنانہ بورڈنگ

کے قیام کے لئے کوشش شروع کر دی جائے۔ باہر کے لوگ ہمیشہ یہ شکایت کیا کرتے تھے۔ کہ قادیان میں زنانہ بورڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے ہماری لڑکیاں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل نہیں کر سکتیں اب میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس سال انشاء اللہ یہ کام شروع ہو جائیگا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ بورڈنگ کی عمارت بھی بن جائیگی۔ کیونکہ جنگ کی وجہ سے عمارت بنانے میں بہت سی مشکلات ہیں۔ بہر حال اس سال بورڈنگ شروع کر دیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ سے زیادہ توفیق دے کہ تم دینی تعلیم حاصل کرو۔ اور سلسلہ کے لئے ایسا مفید وجود بنو۔ کہ جب تک تم دنیا میں ہو تو دنیا تم سے علم سیکھے۔ اور فائدہ اٹھائے۔ اور جب تم خدا کے پاس جاؤ۔ تو خدا تعالےٰ کے فضلوں کی وارث بنو۔ اور دنیا تمہاری نیکیوں کی وجہ سے تمہارے لئے دعا کرتی رہے۔

اب میں باہر جا کر مسجد نور میں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھاؤں گا۔ اور اس کے بعد مردانہ جلسہ گاہ میں جا کر تقریر کروں گا۔ جو یہاں بھی آپ سن لینگی۔

اب میں

دعا

کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ تمہارے اندر سچی محبت اپنی پیدا کرے۔ اور سچی محبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدا کرے۔ اور سچی محبت قرآن اور دین اسلام کی پیدا کرے۔ اور سچی محبت بنی نوع انسان کی پیدا کرے۔ اور تم دنیا میں ایسا بہترین وجود بنو۔ کہ دنیا میں تمہاری مثال نہ ہو۔ اور جب تم اس دنیا سے جاؤ۔ تو خدا تعالےٰ بھی تم سے خوش ہو۔ خدا تعالیٰ کا رسول بھی تم سے خوش ہو۔ گھر والے بھی تم سے خوش ہوں۔ محلہ والے بھی تم سے خوش ہوں۔ اور دنیا بھی تم سے خوش ہو۔ تم میں سے کئی مائیں ہیں۔ اور کئی مائیں بننے والی ہیں۔ اور جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ خدا کرے۔ تم حقیقی مائیں بنو۔ اور تمہارے ذریعہ سے اس دنیا میں ہماری قوم میں جنت پیدا ہو۔ اور جب تم اس دنیا سے جدا ہو کر اگلے جہان میں جاؤ۔ تو خدا تعالےٰ کی رحمتیں اور برکتیں تم پر نازل ہوں۔ اور تم خدا کی جنت حاصل کرنے والی بنو۔ آمین

کالج کا قیام بھی دین کا ہی حصہ ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ملفوظات مطبوعہ الفضل ۱۱ر دسمبر ۱۹۴۴ء میں تعلیم الاسلام کالج کے قیام کی غرض بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ”یہ کام بھی لوگوں کو بظاہر دنیوی نظر آتا ہے۔ لیکن درحقیقت دین کا ہی حصہ ہے۔۔۔ کئی کام ایسے ہوتے ہیں۔ جو بظاہر دنیوی نظر آتے ہیں۔ مگر وہ دین کا ہی حصہ ہوتے ہیں۔“ نیز فرمایا۔ کہ ”ہمارا کالج قائم کرنا بچوں کو فتنہ سے بچانے اور باہر کے کالجوں کے بداثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ہے۔“ لہذا ایسے احباب جنہوں نے ابتک چندہ کالج کی تحریک کو ایک معمولی اور دنیوی کام سمجھ کر ایسی سرگرمی سے حصہ نہیں لیا۔ جیسا کہ وہ سلسلہ کی دیگر دینی تحریکات میں لیتے ہیں۔ انہیں اب حضور کے ارشادات مذکورہ پر غور کر کے اپنی کوتاہی اور سستی کی جلد تلافی کرنی چاہیئے۔ اور اپنی استطاعت اور مقدرت کے مطابق حصہ لیکر اپنی غیرت ایمانی اور حمیت دینی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں حضور نے اس کالج کے اجراء کے لئے ابتدائی منظوری دیتے ہوئے اس کے متعلق یہ دعائیہ فقرہ بھی تحریر فرمایا تھا۔ کہ ”اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس کام کو بہتر طور پر پورا کرنے کی توفیق دے۔ اور یہ ادارہ اسلام کی اشاعت کے لئے ایک اعلیٰ بنیاد ثابت ہو۔“ اس لئے

سو جماعت کے مخلص احباب کو اشاعت اسلام کی بنیاد بننے والے کالج کی تعمیر میں حصہ لیکر صدقہ جاریہ کے ثواب میں شامل ہونے کی جلد کوشش کرنی چاہیئے۔ (ناظر بیت المال)

ایک سچے مسلمان کا پروگرام

ایک مسلمان کے لئے اسلام نے جو پروگرام تجویز کیا ہے۔ اگر اس کے مطابق عمل ہو۔ تو بدی کی طرف جانے کے لئے موقع ہی نہیں۔ اور فتنہ و فساد کی صورت کا پیدا ہونا محال ہے۔

اسی وجہ سے اسلام کو امن و آشتی کا مذہب کہا جاتا ہے۔ مگر جیسا کہ یہود کے متعلق قرآن کریم میں ذکر ہے نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظھورھم کانھم لا یعلمون (البقرہ) کہ یہود کے ایک فریق نے اللہ کی کتاب کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا تھا یعنی عمل نہ کرتے تھے۔ اسی طرح آج مسلمانوں میں سے بھی ایک بڑا طبقہ ایسا ہے۔ جس نے اسلامی پروگرام کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اپنی ہوا و ہوس کے پیچھے بھاگا چلا جا رہا ہے۔

بعض لوگوں سے جب کہا جائے کہ خدا تعالیٰ نے آپکو فارغ وقت دیا ہے۔ آپ اسے نیکی کے کام میں کیوں نہیں لگاتے۔ تو وہ حیران ہو کر پوچھتے ہیں کہ نیکی کے کونسے کام ہیں جو ہم کریں۔ گویا انکو کوئی نیکی کا کام سوجھتا ہی نہیں۔ حالانکہ نیکی کے کام اتنے ہیں کہ انسان صبح سے شام تک گنتا جائے تو بھی ختم نہیں ہو سکتے۔ درحقیقت نیکی میں ترقی کرنیکی استعداد خدا تعالیٰ نے ہر شخص میں رکھی ہے۔ جیسا کہ حدیث کل مولود سے ثابت ہے۔ پھر بعض کو اس کا ماحول خراب رستے پر ڈال دیتا ہے اور بعض اچھے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ کوئی تو اپنی نیکی کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اور کوئی لاپروائی سے کام لیتا ہے۔ حضرت ابوھریرہ رضؓ سے روایت ہے قال قال رسول اللہ صلعم من اصبح منکم الیوم صائما قال ابوبکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابوبکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابوبکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضا قال ابوبکر انا فقال رسول اللہ صلعم ما اجتمعن فی امرءٍ الا دخل الجنۃ رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص ۱۵۹)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا۔ آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے حضرت ابوبکر رضؓ نے کہا میں نے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ اور آج جنازہ کے ساتھ تم میں سے کون گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے کہا میں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اور آج تم میں سے مسکین کو کس نے کھانا کھلایا ہے حضرت ابوبکر رضؓ نے کہا میں نے۔ پھر دریافت فرمایا کہ آج تم میں سے عیادت مریض کس نے کی۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے کہا میں نے۔ غرض جتنے سوالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھے سب کے جواب میں حضرت ابوبکر رضؓ نے کہا۔ میں نے یہ نیکی کے کام کئے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما اجتمعن فی امرءٍ الا دخل الجنۃ کہ یہ باتیں کسی شخص میں جمع نہیں ہوئیں۔ مگر وہ جنت میں داخل ہو گیا غرض نیکی کے کاموں کی کمی نہیں۔ مگر بہت کم لوگ ہیں جو اسلامی ہدایات کی پابندی کرتے۔ اور اپنے مولا اور آقا کو خوش کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے احباب جن کا سب سے بڑا فرض نیکی کرنا اور نیکی پھیلانا ہے ان کیلئے ضروری ہے کہ اسلامی پروگرام کے مطابق زندگی بنائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے۔ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ (تذکرہ) کہ آپ کے ذریعہ دین زندہ ہوگا۔ اور شریعت کا قیام ہوگا۔

پس اسلامی پروگرام کے مطابق زندگی بسر کرنا ہر سچے مسلمان اور احمدی کا اولین فرض ہے۔

خاکسار قمرالدین مولوی فاضل

؟ ؟

کیا آپ ترجمۃ القرآن کے وعدوں کی مردوں اور عورتوں کی فہرست مرکز میں ارسال کر چکے ہیں؟ کیا آپ نے تحریک جدید کے دفتر اول میں شامل ہونے والے مجاہدوں کی گیارھویں سال کی فہرست اور دفتر ثانی میں شامل ہونے والوں کی دفتر اول کی فہرست مکمل کرکے مرکز میں ارسال کر دی ہے؟ اگر نہیں تو آپ کو یاد رہے کہ ۱۰ فروری ۱۹۴۵ء وعدہ کرنے کی آخری تاریخ ہے۔ اس کے بعد تحریک جدید کے وعدے نہیں لئے جائیں گے۔ پس فوری توجہ کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

"عہد جو باندھا تھا تم نے اب اسے پورا کرو"

وقف جائیداد کی تحریک کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"یہ وقت ایسا ہے کہ ہم یہ مطالبہ نہیں کرتے کہ ہمیں جائیدادیں دے دو۔ صرف پابند کرتے ہیں۔ کہ جب اور جتنا مطالبہ کیا جائے گا۔ وہ پیش کر دیں گے۔ یہ ادنیٰ سے ادنیٰ قربانی ہے یہ اقرار تو دراصل وہ ہے۔ جو ہر شخص احمدیت میں داخل ہوتے وقت کرتا ہے۔ اور اب ایسا کرنا گویا اس اقرار کو دُھرانا ہے۔ جو ہر احمدی نے جماعت میں داخل ہوتے وقت کیا تھا۔ اور اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس کا بیعت کے وقت کا اقرار مصنوعی نہ تھا۔ بلکہ وہ جماعت کو اختیار دیتا ہے کہ جب، اس کے اموال کی ضرورت ہو وہ لے سکتی ہے"

"اللہ تعالیٰ کا رحم ان پر نازل ہو جو آگے بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیں۔ اللھم آمین" انچارج تحریک جدید

حساب داران امانت صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع

جو روپیہ چیکوں کے ذریعہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس پر علاوہ بینک کے کمشن کے مندرجہ ذیل کمشن (بنک سے روپیہ منگوانے اور اس کے متعلق دیگر اخراجات وغیرہ پورا کرنے کے لئے) صدر انجمن احمدیہ چارج کرے گی۔ یہ کمشن صرف امانت کی رقوم پر ہی چارج کیا جائے گا۔ چندوں کی رقوم اس سے مستثنیٰ ہوں گی۔ (۱) پہلے دو ہزار پر ایک آنہ فی سینکڑہ (۲) دو ہزار سے اوپر پانچ ہزار تک تین پیسے سینکڑہ (۳) پانچ ہزار سے اوپر دو پیسے فی سینکڑہ

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

فرمان حضرت امیر المومنین سیدنا المصلح الموعود

"جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ تبلیغ کا بہترین طریق یہ ہے کہ انسان اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس چلا جائے اور ان سے کہے کہ اب میں تو یہاں سے مر کر ہی اٹھنا ہے۔ ورنہ یا تم مجھ کو سمجھا دو کہ میں غلط راستہ پر ہوں۔ اور یا تم سمجھ جاؤ کہ تم غلط راستہ پر جا رہے ہو۔ اس عزم اور ارادہ سے اگر ساری جماعت کھڑی ہو جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ابھی ایک سال بھی ختم نہیں ہوگا کہ ہماری ہندوستان کی جماعت میں صرف احمدیوں کے رشتہ داروں کے ذریعہ ہی ایک لاکھ احمدی بڑھ جائیں گے۔"

اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمایا ہے کہ ماہ بماہ جماعت ہائے احمدیہ اندرون ہند سے درج ذیل نقشہ کی صورت میں رپورٹ لی جایا کرے۔ اس بارہ میں اس سے پیشتر بھی "الفضل" کے ذریعہ احباب کو توجہ دلائی گئی تھی۔ لیکن تا حال بہت کم جماعتوں نے توجہ کی ہے۔ براہ کرم جملہ سکرٹریان تبلیغ جماعت ہائے احمدیہ اندرون ہند توجہ فرمائیں۔ اور ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں مطلوبہ رپورٹ بھجوا دیا کریں۔ تا حضور کی خدمت میں پیش ہو سکے۔

نمبر شمار	نام تبلیغ کنندگان	نمبر شمار	نام زیر تبلیغ رشتہ داران	ذرائع تبلیغ		دیگر قابل ذکر امور
				تعداد خطوط جو لکھے گئے	تعداد ملاقات جو کی گئیں	

انچارج صیغہ دفتر پرائیویٹ سکرٹری۔

دارالشکر کمیٹی کا اعلان

دارالشکر کمیٹی کا سالانہ اجلاس زیر صدارت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ۲۷ / ۱۲ / ۴۴ منعقد ہوا۔ اور فیصلہ ہوا کہ سابقہ مجلس عاملہ قائم رہے۔ اور یہی مجلس عاملہ تا اختتام میعاد کمیٹی دارالشکر کام کرے گی۔ نیز یہ بھی بالاتفاق فیصلہ ہوا۔ کہ سابقہ عہدہ داران۔ صدر۔ سکرٹری۔ آڈیٹر بھی تا اختتام میعاد کمیٹی کام کریں۔ لہذا بغرض آگاہی ممبران دارالشکر کمیٹی اعلان کیا جاتا ہے۔

سکرٹری دارالشکر کمیٹی قادیان ضلع گورداسپور

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۷۸۳۶ ۔ منکہ سلیمن بی بی زوجہ اینٹھے خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن موضع کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ۔ ضلع پوری۔ صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی دو تولہ۔ زیورات نقرئی ۲۰ تولہ۔ مہر مبلغ ۔/۴۰۰ روپیہ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اس کے علاوہ میرے پاس ایک قطعہ زرعی زمین ۲۳ گونٹھ کیرنگ میں موجود ہے۔ جس کی اندازاً قیمت (قیمت خرید) ۔/۱۲۰ روپیہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن مذکورہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا سلیمن بی بی C/o Ainthe Khan crane driver Loco shop B. N. Ry Tatanagar گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد اینٹھے خاں خاوند موصیہ۔

۷۸۸۴ ۔ منکہ سید صغیر الدین بشیر احمد ولد جناب سید محمد ایوب صاحب قوم سید پیشہ واقف زندگی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ضلع آرہ صوبہ بہار حال مقام قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ اور ابھی تک میرا کوئی وظیفہ مقرر نہیں ہوا۔ اور نہ میری کوئی جائیداد ہے۔ میں نے اپنی زندگی خدمت دین اور خداوند تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے وقف کی ہے۔ جو مجھے ماہوار گذارہ ملا کریگا۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ بطور چندہ وصیت ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ فی الحال نہ میری کوئی ماہوار آمد ہے۔ اور نہ کوئی سالانہ آمد جب بھی مجھے کوئی آمد ہوگی۔ میں اس آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نوٹ:۔ اب میری آمد مبلغ ۔/۲۸ روپے ماہوار دفتر تحریک جدید سے بطور وظیفہ منظور ہوئی ہے۔ العبد سید صغیر الدین بشیر احمد دارالواقفین قادیان۔ گواہ شد محمد رفیق واقف زندگی گواہ شد میر وزنجی الدین واقف زندگی

۷۸۸۵ ۔ منکہ میاں علم الدین ولد عبد اللہ قوم لوہنگل ترکھان پیشہ ترکھان عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۱۸ء ساکن بدو ملہی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ نومبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ اراضی پانچ بیگھہ جس میں سے ۸ کنال ۱۰ مرلہ زمین بعوض مبلغ ۔/۲۵۰ روپیہ میں رہن ہے۔ اراضی مذکورہ کی قیمت کل مبلغ ۔/۵۰۰ روپیہ ہے۔ ایک مکان واقع بدو ملہی میں خام پختہ ہے۔ جس کی اس وقت قیمت ۔/۱۰۰۰ روپیہ ہے کل قیمت جائیداد ۔/۱۵۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ ۱۵۰ روپے بنتے ہیں۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ آمد ششماہی پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۔/۴۰ روپے ششماہی یعنی سالانہ تقریباً ۔/۸۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد میاں علم الدین ساکن بدو ملہی۔ گواہ شد احمد دین ولد علم الدین گواہ شد غلام حیدر ساکنہ کھنگالہ برادر حقیقی موصی مذکور۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۱۷ رجنوری - جنوبی پولینڈ میں روسیوں نے دو نئے حملے شروع کئے ہیں - ایک وسچولا کے مغربی کنارے پر ۷۵ میل لمبے محاذ پر کیا گیا ہے - اور یہاں روسی فوجیں ۲۵ میل آگے بڑھ گئی ہیں اس حملہ میں انہوں نے ۱۳۰۰ مقامات پر قبضہ کر لیا ہے - روسی فوج رضبالی یا رو پر وارسا سے ۲۷ میل کے فاصلہ پر ہے - دوسرا حملہ کیا کاؤ سے ستر میل شمال مغرب کی طرف شروع کیا گیا ہے - اور یہاں روسی جرمن حصلیہ سے صرف چالیس میل پر ہیں - روسیوں نے اس مہم میں اتنے ہتھیار استعمال کئے ہیں کہ ساری لڑائی میں اتنے نہ کئے تھے گے - ایسا شدید حملہ بھی روسیوں نے پہلے کبھی نہ کیا تھا - سوویٹ ہائی کمانڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ مشرق میں جرمن قلعہ بندیوں کی پوری دیوار کو توڑ دیا جائے -

لنڈن ۱۷ رجنوری - کل صبح انگریزی فوج نے ہالینڈ میں نیا حملہ شروع کر دیا - جرمنوں نے کچھ زیادہ مقابلہ نہیں کیا - پہلے توپوں نے شدید گولہ باری کی - اور پھر فوجیں آگے بڑھیں - یہ سارا میدان خنگ برف سے اٹا پڑا ہے فوجی مصالح کے پیش نظر اس حملہ کی زیادہ تفاصیل بیان نہیں کی گئیں - آرڈینز کے محاذ پر پہلی اور تیسری امریکن فوج کے دستے ہوفلیز میں آ کر مل گئے ہیں - اور یہاں سے ۴½ میل شمال مغرب میں ایک اور شہر پر قبضہ کر لیا ہے -

لنڈن ۱۷ رجنوری - کل ہاؤس آف کامنز میں مسٹر چرچل نے پھر ایک بار اعلان کیا کہ جب تک جرمنی اور جاپان غیر مشروط طور پر ہتھیار نہ ڈالیں گے - ہم برابر لڑتے رہیں گے - یہ خیال غلط ہے کہ ہمارے اس قسم کے اعلانات سے لڑائی طول کھینچی ہے -

واشنگٹن ۱۷ رجنوری - لوزان میں امریکن فوجیں ۳۲ میل آگے بڑھ چکی ہیں - وسطی علاقے میں انہوں نے دریائے اگنو کو پار کر لیا ہے - اور مشرقی علاقہ میں جنوب کی طرف جانے والی بڑی سڑک کو دو جگہ سے کاٹ دیا ہے - دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے ٹوکیو ریڈیو نے خبر دی ہے کہ لوزان میں خلیج لنگاین کے مشرقی کنارے پر بھی امریکن فوج اتر گئی ہے -

ان ۔۔ ون جنوبی کنارے کے پاس اتحادی ہوائی جہاز تین دن تک مسلسل جاپانی جہازوں پر حملے کرتے رہے - اور ایک لاکھ چار ہزار ٹن کے جہاز غرق کر دیئے یا ان کو نقصان پہنچایا - ۹۴ جاپانی ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے -

لنڈن ۱۷ رجنوری - رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمن مارشل رنڈسٹیڈ مغربی محاذ پر حملہ کر کے اتحادیوں کی اس سکیم کو درہم برہم کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے - جو طہران میں طے پائی تھی - اور جرمن بیک وقت دو محاذوں پر یکدم فیصلہ کن لڑائیاں لڑنے کے خطرہ سے بچ گئے ہیں - جرمنوں کا خیال ہے کہ ان کے اس حملہ کے باعث اتحادیوں کے مغربی محاذ پر حملہ کرنے میں دس ہفتہ کی تاخیر ہو گئی ہے -

واشنگٹن ۱۷ رجنوری - امریکن سینیٹ کے ایک ممبر نے امریکہ کی غیر ملکی پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ اگر امریکہ نے یورپین ممالک کی سیاسیات میں دخل دیا - تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ روس اور امریکہ کے درمیان آخر کار جنگ چھڑ جائے گی -

لاہور ۱۷ رجنوری - سونا ۷۶/-/- چاندی ۱۲۹/- روپے پونڈ ۴۸/-/- امرت سر میں سونا ۷۶/۸/- روپے

واشنگٹن ۱۷ رجنوری - برما میں لڑنے والی اتحادی فوجوں خصوصاً ہندوستانی فوجوں کی سرگرمیوں کے متعلق سارے امریکہ میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے - معلوم ہوا ہے کہ اس محاذ پر اس وقت تک ۲۵ ہزار جاپانی ہلاک اور اتنے ہی زخمی ہوئے ہیں - مگر صرف چھ سو قیدی بنائے جا سکے -

لاہور ۱۷ رجنوری - سردار کپور سنگھ آئی - سی - ایس ڈپٹی کمشنر گوڑگانواں کو ریاست نابھ کا وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے پہلے نابھ میں ایک انگریز وزیر اعظم تھا -

لنڈن ۱۷ رجنوری - مسٹر چرچل نے کامنز میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب تک جنگ میں برطانی سلطنت کے کل دس لاکھ سپاہی ہلاک و مجروح ہوئے ہیں - ان میں ۔۔ ڈیڑھ لاکھ ہندوستانی ہیں - یونان میں ۳ ردسمبر ۴۴ء سے ۱۴ رجنوری ۴۵ء تک ۲۱۰۱ برطانی سپاہ ہلاک و مجروح ہوئے -

دہلی ۱۷ رجنوری - محکمہ جنگ کی سپیشل پولیس نے اینٹی رشوت ستانی اور بد عنوانیوں کے الزام میں جو مقدمات دائر کئے - ان میں ملزموں پر جرمانوں کی مجموعی تعداد پانچ لاکھ بنتی ہے - اور سزائے قید مجموعی طور پر ۱۸۷ سال بنتی ہے ۳۰ گزیٹڈ آفیسر بھی اس سلسلہ میں سزایاب ہو چکے ہیں -

لنڈن ۱۷ رجنوری - ایتھنز میں خوراک کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے - ایک ڈبل روٹی کی قیمت ۳۵ روپے - مرغ کی ۴۵ روپے - اور معمولی کیک کی ۱۷/-/- روپے ہے - آلو چودہ روپے سیر اور کوکہ پونے دو سو روپے من بک رہا ہے -

احمد آباد ۱۷ رجنوری - مسٹر جناح نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ گاندھی جی ۲۵ سال تک ہندوستان کو اپنی مرضی کے مطابق چلاتے رہے ہیں - اب اگر وہ دو سال تک میری پیروی کریں تو میں ہندوستان کو آزاد کرا دوں گا - اگر کانگرس مسلم لیگ کے پاکستان والے ریزولیوشن کو منظور کرے اور "ہندوستان چھوڑ جاؤ" کا ریزولیوشن واپس لے لے تو متحدہ محاذ قائم ہو سکتا ہے -

دہلی ۱۷ رجنوری - حکومت ہند نے ایک نیا آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے رو سے عورتوں کی آگزیلیری کور کی ممبرات کو فوجی دستوں کے ہمراہ ہندوستان سے باہر برما اور ملایا میں بھیجا جا سکیگا -

قاہرہ ۱۷ رجنوری - مصری پارلیمنٹ کے انتخابات کے مکمل نتائج شائع ہو گئے ہیں - سعد پارٹی کے سب سے زیادہ یعنی ۱۲۴ ممبر منتخب ہوئے ہیں - باقی سب پارٹیوں کے ممبروں کی تعداد ۱۴۰ ہے -

دہلی ۱۷ رجنوری - گزشتہ ہفتہ ہندوستان میں سولہ ہزار ٹن مزید گندم باہر سے پہنچی ہے -

لنڈن ۱۷ رجنوری - یونان اور یوگوسلاویہ کی طرح البانیہ میں بھی سیاسی الجھن پیدا ہو گئی ہے - وہاں ایک عارضی حکومت بن چکی ہے - جس نے اتحادی حکومتوں سے درخواست کی ہے کہ اسے تسلیم کیا جائے شاہ زوغو دوبارہ تخت حاصل کرنے کی تگ و دو کر رہے ہیں - مگر یہ حکومت ان کا حق تسلیم کرنے کو تیار نہیں -

ماسکو ۱۷ رجنوری - جنوبی پولینڈ میں جو دو روسی فوجیں مارشل کونیف اور مارشل ژوکاف کی کمان میں بڑھ رہی تھیں - وہ اب اب ایک دوسرے سے جا ملی ہیں - یہ فوجیں اپنے سامنے ہر قسم کی مزاحمت کو ہٹاتی ہوئی آگے بڑھتی جا رہی ہیں مارشل ژوکاف کی فوج اب وارسا سے صرف بیس میل پر ہے اور روسی ہراول دستے جرمن سرحد سے صرف تیس میل پر ہیں -

لنڈن ۱۷ رجنوری - گزشتہ شب بارہ سو اتحادی ہوائی جہازوں نے چیکوسلواکیہ اور جرمنی میں جرمن ٹھکانوں